بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی — یوم یک شنبہ

جلد ۳۰	۳ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش	۱۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۱ ھ	۳ ماہ مئی سنہ ۱۹۴۲ ء	نمبر ۱۰۰

نوٹ: ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

مدینۃ المسیح

قادیان یکم ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ آج نماز جمعہ کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بلند آواز سے وُہ دُعائیں پڑھیں۔ جو گزشتہ خطبہ جمعہ میں شائع کی جا چکی ہیں۔ دوسری نمازوں میں بھی تمام مساجد میں روزانہ ان کے پڑھنے کا اہتمام ہے۔ بیرونی احباب کو بھی یہ اہتمام کرنا چاہیے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کل بذریعہ کار لاہور تشریف لے گئیں۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ہمراہ ہیں۔

کل بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بشیر الدین ابن مولوی عبید اللہ صاحب شہید ماریشس کا نکاح پانچ سو روپیہ مہر پر نفیسہ بیگم بنت ماسٹر مولا بخش صاحب سے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۱ ھ

مبایعین پر مولوی محمد علی صاحب کا ایک بہت بڑا افترا

کیا مولوی صاحب بذریعہ مباہلہ فیصلہ کرنے کے لئے تیار ہیں؟

مولوی محمد علی صاحب کی بیان کردہ ایک بیماری کا ذکر گزشتہ پرچہ میں کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات سے ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ مولوی صاحب نے جس چیز کا نام بیماری رکھا ہے۔ وُہ درحقیقت بیماری نہیں۔ بلکہ حق و صداقت ہے۔ مگر مولوی صاحب کو خود روحانی مریض ہونے کی وجہ سے وُہ بیماری نظر آ رہی ہے۔ اب ان کی پیش کردہ "دوسری بیماری" کے متعلق کچھ عرض کیا جاتا ہے:

"دوسری بیماری"

مولوی محمد علی صاحب کا بیان ہے۔ کہ:-

"دوسری بیماری یہ ہے۔ کہ کسی جلسہ میں محمد رسول اللہ صلعم کی خوبیاں بیان کرو۔ تو کہتے ہیں۔ یہ منافق ہے۔ مرزا صاحب کا نام نہیں لیتا۔ ڈرتا ہے۔ کہ لوگ روپیہ نہیں دیں گے"

بے بنیاد دعوے

مگر یہ بالکل بے بنیاد دعوے ہے جس کا مولوی صاحب نے کوئی ثبوت پیش نہیں کیا۔ کیا وُہ بتا سکتے ہیں۔ کہ آج تک کہاں کہاں کے جلسہ میں "محمد رسول اللہ صلعم کی خوبیاں" انہوں نے بیان کیں۔ اور اس موقعہ پر انہیں کس کس احمدی نے مذکورہ بالا الفاظ میں مخاطب کیا۔ اگر وُہ کوئی ایک بھی ایسی مثال پیش نہیں کر سکتے۔ اور نہیں کر سکے۔ تو غور فرمائیں۔ کہ کیا بے بنیاد الزام لگانا تقوےٰ کے مطابق ہے۔ پھر اس سے انہوں نے جو نتیجہ اخذ کر کے طومار کھڑا کیا ہے اس میں تو خشیت اللہ کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا:

سراسر افترا

فرماتے ہیں:-

گویا رسول اللہ صلعم کا ذکر کرنا آپ کے کمالات بیان کرنا ان لوگوں کو گوارا نہیں۔ حالانکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی وُہ تاریخی انسان ہے جس نے تمام نسل انسانی پر بہت بڑے احسانات کئے ہیں۔ اس کے برابر کسی نے نسل انسانی پر احسان نہیں کیا۔ یہ لمبا مضمون ہے لیکن صرف اتنا سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر کسی کا احسان نسل انسانی پر نہیں۔ تو جس شخص کا اتنا بڑا احسان ہو۔ آیا سب سے پہلے اس کا ذکر ہونا چاہیئے یا کسی اور کا۔ **اس کے ذکر پر بُرا منانا اور حضرت مرزا صاحب کے ذکر کو مقدم کرنا یہ احسان فراموشی نہیں تو اور کیا ہے۔** کبھی کہتے ہیں۔ یہ شکست خوردہ ذہنیت ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کا ذکر نہیں کرتے۔ میں کہتا ہوں۔ یہ ذہنیت کم از کم اس بیمار ذہنیت سے اچھی ہے۔ کہ ایک **غلام کو آقا کی جگہ پر بٹھا دیا جائے کیا تم آقا اور مالک کو چھوڑ کر غلام پر سارا انحصار رکھو گے"**

(پیغام صلح ۲۱ اپریل)

ان سطور سے اور خاص کر ان الفاظ سے جنہیں جلی کر دیا گیا ہے۔ اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے کس دلیری سے خدا تعالیٰ کے خوف کو بالائے طاق رکھ کر جماعت مبایعین پر یہ افترا کیا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرنا اور آپ کے کمالات بیان کرنا ان لوگوں کو گوارا نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر پر بُرا مناتے ہیں۔ اور ایک غلام کو آقا کی جگہ پر بٹھاتے ہیں:

ذکر رسول کریم کا خاص اہتمام

حالانکہ اس وقت رُوئے زمین پر جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جو اپنے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت ہر سال ایک خاص دن مقرر کر کے نہ صرف ہندوستان میں بلکہ بیرونی ممالک میں بھی جہاں جہاں احمدی احباب موجود ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرنے اور آپ کے کمالات بیان کرنے کے لئے جلسے منعقد کرتی ہے۔ اور ان جلسوں میں نہ صرف احمدی احباب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات بیان کرتے ہیں بلکہ غیر مسلم معززین سے بھی بیان کرائے جاتے ہیں۔ اگر کوئی شخص جماعت احمدیہ کی اس عقیدت اور اخلاص سے جو اسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات سے ہے اور جس کا اظہار اس کی ہر حرکت و سکون سے ہوتا رہتا ہے بالکل ہی آنکھیں بند کر لے۔ اور صرف سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں کی تحریک کو دیکھے۔ تو بھی اس کے مونہہ سے قطعاً وہ الفاظ نہیں نکل سکتے۔ جو مولوی محمد علی صاحب نے بے تکلف نکال دیئے۔

ایسا کوئی احمدی نہیں

حالانکہ یہ بہت بڑا بہتان اور افترا ہے کوئی ایک احمدی بھی ایسا پیش نہیں کیا جا سکتا۔ جو یہ الفاظ زبان پر لا سکے کہ مجھے رسول اللہ کا ذکر کرنا۔ اور آپ کے کمالات بیان کرنا گوارا نہیں ہے:

اس کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ جس قدر اخلاص اور عقیدت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات سے رکھتی ہے اور جس کا ہر موقعہ پر اظہار کرتی رہتی ہے۔ وُہ بشک و شبہ سے بالا اور اس قدر واضح ہے کہ کوئی خوف خدا رکھنے والا انسان اس کا انکار نہیں کر سکتا:

طریق فیصلہ

لیکن چونکہ مولوی محمد علی صاحب نے دیدہ دانستہ عام مسلمانوں کو اشتعال دلانے کے لئے جماعت احمدیہ پر یہ ایسا ہی افترا کیا ہے۔ جیسا کہ کچھ عرصہ ہوا۔ احرار نے کیا تھا۔ جبکہ جماعت احمدیہ کی ان بے شمار تحریروں کو نظر انداز کر کے کیا ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح اور ثنا میں لکھی گئیں۔ اور جو موجود ہیں۔ نیز

ان لاکھوں تقریروں کو نظر انداز کر کے کیا ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے کمالات کے اظہار میں کی گئیں اور بغیر کسی دلیل اور ثبوت کے کیا گیا ہے اس لئے ہم اس کے جواب میں وہی طریق فیصلہ پیش کرتے ہیں۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے احرار کے مقابلہ میں پیش فرمایا تھا۔ اگر مولوی محمد علی صاحب جماعت احمدیہ پر یہ الزام لگانے میں اپنے آپ کو حق بجانب سمجھتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر کرنا اور آپ کے کمالات کا بیان کرنا ان لوگوں (مبایعین حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ) کو گوارا نہیں۔ یہ لوگ مرزا صاحب کے ذکر کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذکر سے مقدم کرتے۔ اور غلام کو آقا کی جگہ پر بٹھاتے ہیں۔ اور انہوں نے دیانتداری سے یہ کہا ہے۔ تو انہیں چاہیئے کہ فوراً ذیل کا طریق منظور کر لیں۔ ورنہ سمجھا جائیگا کہ انہوں نے جو یہ الزام جماعت احمدیہ پر لگایا گیا ہے اسے خود بھی درست نہیں سمجھتے۔ مگر باوجود اس کے انہوں نے عام لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کے لئے پیش کر دیا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے احرار کے اسی قسم کے الزام کے جواب میں انہیں مخاطب کر کے حسب ذیل طریق فیصلہ پیش فرمایا تھا۔

احرار کی بجائے مولوی محمد علی صاحب سے خطاب

"ان منافقین میں سے وہ علما جنہوں نے سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کیا ہوا ہو۔ پانچ سو یا ہزار میدان میں نکلیں۔ ہم میں سے بھی پانچ سو یا ہزار میدان میں نکل آئیں گے۔ دونوں مباہلہ کریں۔ اور دعا کریں۔ کہ وہ فریق جو حق پر نہیں۔ خدا تعالےٰ اسے عذاب سے ہلاک کرے۔ ہم دعا کریں گے۔ کہ اے خدا تو جو ہمارے سینوں کے رازوں سے واقف ہے۔ اگر تو جانتا ہے۔ کہ ہمارے دلوں میں واقعی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت و محبت نہیں۔ اور ہم آپ کو سارے انبیاء سے افضل و برتر یقین نہیں کرتے۔ اور نہ آپ کی غلامی میں نجات سمجھتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آپ کا ایک خادم اور غلام نہیں جانتے۔ بلکہ درجہ میں آپ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بلند سمجھتے ہیں۔ تو اے خدا ہمیں اور ہمارے بیوی بچوں کو اس جہان میں ذلیل و رسوا کر اور ہمیں اپنے عذاب سے ہلاک کر۔

اس کے مقابلہ میں وہ دعا کریں۔ کہ اے خدا ہم کامل یقین رکھتے ہیں۔ کہ احمدی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہتک کرتے۔ آپ کی تحقیر و تذلیل پر خوش ہوتے اور آپ کے درجہ کو گرانے اور کم کرنے کی ہر وقت کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اے خدا اگر ہمارا یہ یقین غلط ہے تو تو اس دنیا میں ہمیں اور ہمارے بیوی بچوں کو ذلیل و رسوا کر"۔

اسی سلسلہ میں حضور نے فرمایا۔

"ہم قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم پر اور ہمارے بیوی بچوں پر اللہ تعالےٰ کا عذاب نازل ہو۔ اگر ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر کامل یقین نہ رکھتے ہوں۔ آپ کو خاتم النبیین نہ سمجھتے ہوں۔ آپ کو افضل الرسل یقین نہ کرتے ہوں۔ اور قرآن کریم کو تمام دنیا کی ہدایت اور راہ نمائی کے لئے آخری شریعت نہ سمجھتے ہوں۔

اس کے مقابلہ میں وہ قسم کھا کر کہیں کہ ہم یقین اور وثوق سے کہتے ہیں کہ احمدی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان نہیں رکھتے۔ نہ آپ کو دل سے خاتم النبیین سمجھتے ہیں۔ اور آپ کی فضیلت اور بزرگی کے قائل نہیں بلکہ آپ کی توہین کرنیوالے ہیں۔ اے خدا اگر ہمارا یہ یقین غلط ہے تو ہم پر اور ہماری بیوی بچوں پر عذاب نازل کر"۔

ان الفاظ میں صرف اتنے تغیر کی ضرورت ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب احرار کی بجائے اپنے آپ کو اور اپنے ساتھیوں کو سمجھ لیں اور خدائی فیصلہ کے لئے میدان میں آجائیں جس الزام کے جواب میں یہ طریق فیصلہ پیش کیا گیا ہے۔ وہ چونکہ مولوی صاحب نے مبایعین حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر لگایا ہے۔ حضور کو اس سے مستثنیٰ رکھا ہے۔ اس لئے مبایعین میں سے جس کا نام بھی مولوی صاحب لیں۔ اور جسے بھی مقابلہ کے لئے بلائیں۔ وہ آنے کے لئے تیار ہے۔ اسی طرح جس قدر تعداد میں وہ اپنے ساتھیوں کو شریک کر سکیں۔ اتنی ہی تعداد میں مبایعین بھی پیش ہو جائیں گے۔ پس انہیں چاہیئے اس طریق فیصلہ کو منظور کر کے فیصلہ خدا تعالےٰ پر چھوڑ دیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالےٰ کے حضور بار بار چلاؤ اور اضطراب دکھاؤ تا تم پر رحم کیا جائے

جبکہ خدا نے دنیا کے فیضوں کی راہیں اس زمانہ میں تم پر بند نہیں کیں بلکہ زیادہ کیں تو کیا تمہارا ظن ہے۔ کہ آسمان کے فیوض کی راہیں جن کی اس وقت تمہیں بہت ضرورت تھی۔ وہ تم پر اس نے بند کر دی ہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ بہت صفائی سے وہ دروازہ کھولا گیا ہے۔ اب جبکہ خدا نے اپنی تعلیم کے موافق جو سورۃ فاتحہ میں سکھلائی گئی۔ گزشتہ تمام نعمتوں کا تم پر دروازہ کھول دیا ہے۔ تو تم کیوں ان کے لینے سے انکار کرتے ہو۔ اس چشمہ کے پیاسے بنو۔ کہ پانی خود بخود آجائے گا۔ اس دودھ کے لئے تم بچہ کی طرح رونا شروع کرو۔ کہ دودھ پستان سے خود بخود اتر آئے گا۔ رحم کے لائق بنو۔ تا تم پر رحم کیا جائے۔ اضطراب دکھلاؤ تا تسلی پاؤ۔ بار بار چلاؤ تا ایک ہاتھ تمہیں پکڑے۔ کیا ہی دشوار گزار وہ راہ ہے۔ جو خدا کی راہ ہے۔ پر ان کے لئے آسان کی جاتی ہے جو مرنے کی نیت سے اس اتھاہ گڑھے میں پڑتے ہیں۔ وہ اپنے دلوں میں فیصلہ کر لیتے ہیں۔ کہ ہمیں آگ منظور ہے۔ ہم اس میں اپنے محبوب کے لئے جلیں گے۔ پھر وہ آگ میں اپنے تئیں ڈال دیتے ہیں۔ پس کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بہشت ہے۔ یہی ہے جو خدا نے فرمایا وان منکم الا واردھا کان علی ربک حتماً مقضیا۔ یعنی اے بد اور اے نیکو تم میں سے کوئی بھی نہیں۔ جو جہنم کی آگ پر گزر نہ کرے۔ مگر وہ جو خدا کے لئے اس آگ میں پڑتے ہیں۔ وہ نجات دیئے جائیں گے۔ لیکن وہ جو اپنے نفس امارہ کے لئے آگ پر چلتا ہے۔ وہ آگ اسے کھا جائے گی"۔ (کشتی نوح)

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا: (۱) چودہری محمود احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا لڑکا مسعود احمد بعارضہ ٹائیفائڈ و نمونیہ سخت بیمار ہے (۲) ملک عبد القدیر صاحب قادیان کی ہمشیرہ سندھ میں بیمار ہیں (۳) شیخ عبد الرؤف صاحب بٹالوی۔ بی۔ ایس۔ سی کا امتحان دے رہے ہیں (۴) سردار بشیر احمد صاحب اوورسیر بحری محکمہ میں جنگی خدمات کے سلسلہ میں سمندر پار جا رہے ہیں (۵) عبد الجلیل صاحب مردان کی چھوٹی لڑکی بیمار ہے (۶) چودہری عطا محمد صاحب نائب تحصیلدار بعارضہ وجع المفاصل چھ ماہ سے بیمار ہیں (۷) امام علی صاحب عراق بعض مشکلات میں مبتلا ہیں۔ (۸) کوسمی سے ایک احمدی خاتون لکھتی ہیں۔ کہ میرا لڑکا ہمام الدین احمد اور دیور احتشام الدین ٹاٹا نگر میں ہیں جہاں جنگ کا خطرہ ہے نیز حمید الدین صاحب کوسمی اپنی صحت کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

ولادت: مولوی عبد القادر صاحب قصبہ جالبلی تعلقہ دیودرگ ریاست حیدرآباد دکن کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے۔ جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بشیر احمد رکھا ہے اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

دعائے مغفرت: (۱) میرے والد شیخ غلام نبی صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے بعمر ۷۲ سال ۲۲/۴ کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملے انا للہ و انا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمود احمد نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ (۲) خاکسار کا چھوٹا بچہ عبد السمیع ۲۲/۴ کو فوت ہو گیا۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔

درس احادیث البخاری

بعثتِ انبیاء کی ضرورت

از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

دُنیا میں اللہ تعالیٰ کی جس قدر ذی رُوح مخلوقات ہے۔ اس میں صرف انسان ہی ایک ایسی مخلوق ہے۔ جو اپنے نفع و نقصان کو دوسروں کے تجربہ سے معلوم کرتا۔ اور دوسروں کے سکھانے سے سیکھتا ہے۔ مثلاً انسان کو رہنے کے لئے مکان کی ضرورت ہے۔ مگر وُہ مکان نہیں بنا سکتا جب تک کسی کو مکان بناتا دیکھ نہ لے۔ اسی طرح اس کو لباس کی ضرورت ہے۔ مگر وُہ اس وقت تک لباس نہیں بنا سکتا جب تک کسی کو لباس بناتے نہ دیکھ لے۔ اسی طرح انسان کے دُوسرے حوائج اور ضروریات کا حال ہے۔ غرض انسان نمونہ کا محتاج ہے یعنی دُوسروں کو کوئی کام کرتا دیکھ کر اسی طرح کرنا سیکھتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس جانوروں کو اپنی ضروریات پورا کرنے کے لئے کسی نمونہ کی ضرورت نہیں۔ ان کی فطرت ہی ان ضروریات کی حامل ہوتی ہے۔ قدرت نے ان کے اندر ایسا مادہ رکھ دیا ہے۔ کہ وُہ بغیر سکھائے اپنی ضروریات خود بخود پوری کرنے لگ جاتے ہیں۔ مثلاً اگر بطخ کا انڈا مرغی کے نیچے رکھا جائے۔ تو اس سے بچہ نکل کر خود بخود تیرنا سیکھ لے گا۔ لیکن ایک انسان اس طرح نہیں کر سکتا۔ جب تک اس کو سکھایا نہ جائے۔ کوئی کام نہیں کرتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو قوت عقل سے نوازا ہے وُہ اس کے ذریعہ اپنی حوائج کو پورا کرنا سیکھتا ہے وُہ دوسروں کو دیکھ کر ان کے تجربات سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ اور اپنا نفع و نقصان سوچتا ہے غرض انسان چونکہ بغیر کسی دُوسرے کی راہنمائی کے کام نہیں کر سکتا۔ اس لئے اس کے لئے شریعت کا نازل ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ جب ہم اپنے دُنیوی کاروبار میں اپنے بھلے بُرے کو اس وقت تک نہیں پہچان سکتے۔ جب تک دُوسروں سے نہ سیکھیں۔ تو خدا تعالیٰ کی رضا کی راہیں ہم خود بخود کس طرح معلوم کر سکتے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ فرمایا کرتے تھے۔ کہ انسان کا تو یہ حال ہے۔ کہ وُہ اپنے ایک ہم جنس کو بھی خوش نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ وُہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرے۔ فرماتے اگر کوئی اجنبی مہمان آ جائے تو ہم پوری طرح اس کا منشا معلوم نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ہم کو اس کی عادات کا علم نہیں ہوتا۔ ممکن ہے۔ وہ چائے کا عادی ہو۔ مگر ہم اسے شربت بنا دیں۔ اگر وُہ شربت پیتا ہو۔ تو ہم اس کے لئے چائے تیار کر دیں۔ ممکن ہے اس کا معدہ کمزور ہو۔ اور اسے زود ہضم غذا کی ضرورت ہو۔ مگر ہم اس کے لئے ثقیل کھانا تیار کر دیں۔ پس جب ہم انسان کی [illegible] نہیں کر سکتے جب تک وُہ خود اپنی مرضی اور عادات سے آگاہ نہ کرے۔ تو یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو حاصل کریں۔ جب تک وُہ خود اپنی رضا کی راہیں ہم پر نہ کھولے۔ اس لئے اپنی مرضی بتانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے بعض مخصوص بندوں کو بھیجتا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ ما کان اللّٰہ لیطلعکم علے الغیب ولکن اللّٰہ یجتبی من رسلہ من یشاء۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہرگز تم کو اپنی خوشنودی کی باتیں نہیں بتایا۔ ہاں چند آدمیوں کو وُہ بھیجتا ہے۔ وُہ بتاتے ہیں کہ خدا کی رضا حاصل کرنے کا طریق کونسا ہے۔ ان افراد میں سے جو خدا تعالیٰ کی خوشنودی کی راہیں بتانے آئے۔ سب سے کامل وجود حضرت سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا ہے۔ دیکھو جس طرح محض کتاب پڑھ کر ہم علم حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک ہمیں کوئی نہ سمجھائے۔ مثلاً کوئی شخص محض کتاب پڑھ کر مشین کا کام نہیں سیکھ سکتا۔ جب تک مشین کا ماہر اسے نہ سکھائے۔

اسی طرح الہام کے ساتھ عملی نمونہ کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اور وُہ عملی نمونہ انبیاء کا ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا منشاء دو طریق سے معلوم ہو سکتا ہے ایک اللہ تعالیٰ کے کلام سے۔ دُوسرے انبیاء کے طور و طریق سے۔ اسی واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم میرا طور و طریق اختیار کرو۔ مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں نے شادی بیاہ کے رسُوم میں دعوتوں کے رسوم میں اکثر وُہ طریق اختیار کر لئے ہیں۔ جو غیر مسلموں کے ہیں۔ حالانکہ ایک پاک اور روشن نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ مگر اکثر لوگ اس روشن نمونہ کو چھوڑ دیتے ہیں اور غیر اقوام کا رسم و رواج اختیار کر لیتے ہیں دیکھو ہم لوگ قرنِ اول کے احمدی ہیں۔ اگر آج ہم وُہ طریق اختیار نہ کریں گے جس کی رسُول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے ہم کو تعلیم دی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وہ تعلیم پیش کی۔ تو ہماری نسلیں کبھی صحیح راہ پر نہیں چلیں گی۔ شیخ سعدی رحؒ فرماتے ہیں:۔

سرِ چشمہ شاید گرفتن بہ بیل ۔ چو پر شد نشاید گزشتن بہ پیل

اگر ایک بند میں سوراخ ہو جائے۔ تو ابتدا میں ایک سرکنڈے کے ذریعہ اس کو بند کیا جا سکتا ہے اور اگر سوراخ بڑا ہو جائے۔ اور پانی زور سے بہنے لگے۔ تو وہاں اگر ہاتھی بھی کھڑا کر دیا جائے تو وُہ بھی بند نہیں کر سکتا۔ پس ہم جو قرنِ اول کے احمدی ہیں۔ ہم کو اپنا طور و طریق کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے مطابق بنانا چاہیئے۔ کیونکہ اگر ہم اس وقت کوئی غلطی کرتے ہیں اور اس کی اصلاح نہیں کرتے۔ تو آئندہ نسلوں میں اس کی اصلاح ناممکن ہو جائے گی۔ اگر ایک شخص شادی کرتا ہے۔ تو اس کو دیکھنا چاہیئے۔ کہ میں صرف ایک شادی کر رہا ہوں۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نو شادیاں کی تھیں۔ کیا کبھی آپ نے شادی کے موقعہ پر باجے بجائے۔ یا قرض اُٹھا کر تکلف سے ولیمہ کیا۔ اگر نہیں۔ اور باوجود اس کے آپ کی عزت قائم رہی۔ تو ان رسوم کے نہ کرنے سے میری عزت میں بھی کوئی فرق نہ پڑے گا پس ان باتوں سے نہیں ڈرنا چاہیئے۔ کہ لوگ کیا کہیں گے۔ قرض مت اٹھاؤ۔ خواہ لوگ بخیل ہونے کا عیب لگائیں۔ یا عورتیں کس قدر تنگ کریں اور کوشش کرو۔ کہ محمد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق ہاتھ سے نہ چھوٹے۔

اسلام خُدا کا پسندیدہ مذہب ہے

حدیث ہے۔ کہ ایک یہودی ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ اگر یہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا ہم پر نازل ہوتی۔ تو ہم اس دن عید مناتے حضرت عمر رضؓ نے فرمایا مجھے یاد ہے جس دن یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ اس دن ہمارے ہاں دو عیدیں تھیں اور وُہ دن عرفہ اور جمعہ کا تھا۔

اس دن عید کیوں ہونی چاہیئے؟ اس لئے کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فرمایا۔ رضیت لکم الاسلام دینا۔ کہ میں نے تم کو ایسا مکمل دین دیا ہے۔ جو کبھی منسُوخ نہ ہوگا۔ دیکھو بڑا آدمی چھوٹی بات پر راضی نہیں ہوتا۔ چھوٹا آدمی ہی چھوٹی بات پر راضی ہوا کرتا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں پُورے اطمینان سے کہتا ہوں۔ کہ یہ مذہب کامل اور میرا پسندیدہ ہے۔ جو کبھی منسُوخ نہیں ہوگا تو وُہ دن واقعی مبارک اور ہمارے لئے عید منانے کا دن ہے۔ دُوسرے مذاہب بھی بے شک خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے۔ مگر خدا کے نزدیک اسلام کا جو درجہ ہے۔ وُہ کسی اور کا نہیں۔ دیکھو ایک لڑکا ۳۳ فیصدی نمبر لے کر امتحان پاس کرتا ہے۔ ممتحن اسے کہتا ہے کہ تو پاس تو بے شک ہو گیا ہے۔ مگر تیرے پرچے میں ۶۷ فیصدی غلطیاں تھیں۔ ایک دوسرے کے پرچے کے متعلق کہتا ہے کہ اس میں کوئی نقص نہیں تھا اس کو سو فیصدی نمبر دئے گئے ہیں پس تورات انجیل اور دیگر صحف بے شک خدا تعالیٰ نے اتارے تھے۔ مگر وُہ مختص القوم اور مختص الزمان تھے۔ ایک خاص ملک ہے۔ پھر منسُوخ ہو گئے۔ مگر جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو اتارا۔ تو فرمایا۔ رضیت لکم الاسلام دینا۔ کہ یہ کبھی منسُوخ نہ ہوگا۔ کیونکہ [illegible] اس کی تعلیم مختص القوم اور مختص الزمان نہیں۔ دیکھو بعض باتیں بعض سوسائٹیوں میں مناسب سمجھی جاتی ہیں۔ اور وہی باتیں بعض دوسری سوسائٹیوں میں معیوب۔ کئی باتیں ایسی ہیں جو ایک ملک کے رسم و رواج کے لحاظ سے پسندیدہ ہوتی ہیں۔ مگر دوسرے ملک میں وُہی باتیں ناپسندیدہ سمجھی جاتی ہیں انگریز اپنے ملک میں ننگے نہاتے ہیں۔ مگر ہندوستان میں اس کو معیوب سمجھا جاتا ہے لیکن اسلام میں کوئی ایسی تعلیم نہیں جو کسی ملک میں بُری سمجھی جا سکتی ہو۔ دوسرے مذاہب کی یہ حالت نہیں۔ آریوں میں نیوگ کا مسئلہ ہے جب جلسوں یا مناظروں میں اس کا ذکر آتا ہے۔ تو وہ عورتوں سے کہتے ہیں۔ کہ یہاں سے چلی جاؤ۔ ایک بار کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نیوگ کے [illegible] پیش کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ یہ مسئلہ ایسا ہے۔ کہ اس سے انسان کی فطرت نفرت کرتی ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ اگر آریہ نیوگ کو درست سمجھتے ہیں۔ تو عام مجلسوں میں اس کے ذکر کو ناپسند کرتے ہیں۔ اسی طرح ہندوؤں میں عورت کے ورثہ کا سوال ہے۔ اس کا ان کے مذہب میں کوئی معقول انتظام نہیں۔ وہ اس حق کو اسمبلی کے ذریعہ سے دلانے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ پس ہر مذہب ایسا ہے۔ کہ اس میں کوئی نہ کوئی نقص اور خامی ضرور پائی جاتی ہے۔ کیونکہ وُہ مختص القوم اور مختص الزمان تھے۔ مگر اسلام میں ایسی کوئی تعلیم نہیں جو کسی سوسائٹی اور کسی ملک میں معیوب سمجھی جا سکتی ہو۔ اور کوئی مسلمان اس کی وجہ سے دوسروں کے سامنے شرمندہ [illegible]

جناب مولوی محمد علی صاحب سے چند اہم سوالات

ان کے حلفیہ عدالتی بیان کے متعلق

جناب مولوی صاحب۔ آپ نے ۱۳ مئی ۱۹۰۴ء کو مولوی کرم الدین صاحب کے مقدمہ میں حلفیہ شہادت دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودگی میں کہا۔

"مکذب مدعی نبوت کذاب ہوتا ہے۔ میرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے۔ اس کے مرید اس کو دعوے میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں۔ پیغمبر اسلام مسلمانوں کے نزدیک سچے نبی ہیں۔ اور عیسائیوں کے نزدیک جھوٹے ہیں۔"

پھر اسی سلسلہ میں بجواب جرح ۱۶ جون ۱۹۰۴ء کو لکھایا کہ میرزا صاحب دعوے نبوت کا اپنی تصانیف میں کرتے ہیں۔ یہ دعوئے نبوت اس قسم کا ہے۔ کہ میں نبی ہوں۔ لیکن کوئی شریعت نہیں لایا۔ ایسے مدعی کا مکذب قرآن شریف کی رو سے کذاب ہے۔"

جناب مولوی صاحب۔ آپ کی شہادت کے سات فقرات اوپر درج کرکے ہر فقرہ پر نمبر دے دیا ہے۔ اب آپ کے سامنے ہر ایک فقرہ جدا جدا پیش کیا جاتا ہے۔ ذرا توجہ فرما کر پڑھیں۔

فقرہ اول یہ ہے "مکذب مدعی نبوت کذاب ہوتا ہے۔" آپ کے اس فقرہ کا حل فقرہ دوم میں یہ ہے۔ کہ "میرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے۔" مطلب یہ کہ مولوی کرم الدین صاحب (مدعی) مکذب مدعی نبوت (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) ہے۔ اس واسطے کذاب ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اس کو مواہب الرحمٰن میں کذاب لکھا ہے وہ درست لکھا ہے۔ کیونکہ مکذب مدعی نبوت کذاب ہوتا ہے۔ مگر دریافت طلب امر یہ ہے۔ کہ کیا یہ فتویٰ صرف مولوی کرم الدین صاحب کے واسطے مخصوص ہے۔ یا جو شخص بھی مکذب نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہو وہ کذاب ہوگا۔ اور اگر یہ عام فتوےٰ ہے تو فرمایئے۔ اب آپ کا خود اپنے متعلق کیا ارشاد ہے۔

فقرہ دوم یہ ہے "میرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے۔" آپ نے حلف اٹھا کر بافرار صاحب عدالت میں مجسٹریٹ کے سامنے یہ بیان دیا۔ جبکہ حاضرین عدالت کے سوا خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی سن رہے تھے۔ گویا آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مدعی نبوت حلفیہ مانا۔ اور بیان کیا جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سن کر تسلیم کیا۔ اور تردید نہ کی۔ مولوی کرم الدین صاحب مدعی نے بھی آپ کو نہ جھٹلایا۔ لیکن کیا آپ اب بھی اسی عقیدہ پر قائم ہیں۔ اگر نہیں تو کیوں؟

فقرہ سوم یہ ہے "اس کے مرید اس کو دعوے میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں۔" اگر آپ کا فقرہ اول اور دوم درست ہے تو آپ بحیثیت مرید حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ضرور سچا مدعی نبوت یقین کرتے تھے۔ اور جو شخص مثلاً مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری یا مولوی کرم الدین صاحب بھیں والے یا ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب پٹیالوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس دعوئے نبوت میں جھوٹا سمجھتے تھے۔ ان کو آپ دشمن حضرت مسیح موعود علیہ السلام یقین کرتے تھے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے بھی ایسا ہی فرمایا تھا۔ کہ یا احمد جعلت مرسلا سیقولون العدا لست مرسلا قل یا ایھا الکفار انی من الصادقین یعنی اے احمد تو نبی اور رسول بنایا گیا عنقریب ایک خاص دشمن کہنے والا ہے۔ کہ تو خدا کا نبی اور رسول نہیں۔ تو ان سے کہہ دے کہ اے کافرو میں تو سچا مدعی نبوت ہوں۔ مگر اب آپ مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے اور اس کو کذاب اور جھوٹا کہتے ہیں۔ کیا اس عقیدہ کے رو سے جو آجکل آپ رکھتے ہیں۔ ان لوگوں میں شامل نہیں ہو گئے۔ جن کو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دشمن قرار دیا تھا۔ پھر اپنے بیان پر غور کریں۔ اور تدبر سے پڑھیں۔ اور دیکھیں کہ وہ مرید حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سچا مدعی نبوت یقین کرتے ہیں۔ وہ آپ کے نزدیک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خدام ہیں۔ اور وہ دشمن جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دعوائے نبوت میں جھوٹا کہتے ہیں۔ وہ آجکل آپ اور آپ کے رفقا ہیں۔ آپ کے بیان کے رو سے آپ پہلے مرید ہوکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مدعی نبوت مانتے تھے۔ مگر اب مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں۔ کیا آپ کے سابقہ اور موجودہ عقیدہ میں کوئی فرق آیا ہے یا نہیں۔

فقرہ چہارم یہ ہے "پیغمبر اسلام مسلمانوں کے نزدیک سچے نبی ہیں۔ اور عیسائیوں کے نزدیک جھوٹے ہیں۔" اس فقرہ میں آپ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلمانوں کے نزدیک سچا بتایا ہے۔ اور عیسائیوں کے نزدیک جو از روئے قرآن کریم ضالین ہیں جھوٹا نبی بیان کیا ہے۔ اب اس مثال کے رو سے آپ کس فریق میں شمار ہوں گے۔

فقرہ پنجم یہ ہے "میرزا صاحب دعوئے نبوت کا اپنی تصانیف میں کرتے ہیں۔" کیا آپ بتا سکتے ہیں۔ کہ وہ تصانیف جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعوئے نبوت فرمایا وہ مطبوعہ اور شائع شدہ ہیں۔ یا غیر مطبوعہ۔ اگر شائع شدہ ہیں تو از راہ کرم ان کتابوں کے نام اور عبارات سے بقید نام و صفحہ مطلع فرمائیں۔ جہاں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعوئے نبوت فرمایا ہے اور اگر موجودہ شائع شدہ کتابوں میں ایسا دعوئے نبوت نہیں۔ تو آپ کتب مذکورہ غیر مطبوعہ کتب شائع فرمائیں گے۔ جن میں دعوئے نبوت موجود ہے۔ خاکسار ایسی ہر کتاب کی ایک ایک سو جلد خریدنے کا وعدہ کرتا ہے تاکہ ان کتب کی فوری اشاعت میں آپ کو مدد مل سکے لیکن اگر آپکے پاس کوئی غیر مطبوعہ مسودہ موجود نہ ہو۔ اور موجودہ شائع شدہ تصانیف میں آپکے نزدیک دعویٰ نبوت کی بجائے انکار از دعویٰ نبوت موجود ہو۔ جیسا کہ آپکا آجکل عقیدہ ہے تو کیا آپنے عدالت میں حلفیہ غلط بیان دیا۔

فقرہ ششم یہ ہے "یہ دعوئے نبوت اس قسم کا ہے۔ کہ میں نبی ہوں۔ لیکن کوئی نئی شریعت نہیں لایا۔" آپ کا یہ فقرہ خود تشریح کر رہا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مدعی نبوت تشریعی نہیں بلکہ غیر تشریعی نبوت کے مدعی ہیں۔ آپ کا شارع اور مطاع رسول حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اور شریعت قرآن کریم ہے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اور آپ کا اور کل جماعت کا یہی عقیدہ تھا۔ جو آپ کے حلفیہ بیان سے اظہر من الشمس ہے تو یہ عقیدہ جو آجکل آپکا اور آپکے رفقا کا ہے کیونکر درست ہے چونکہ اب بھی یہی عقیدہ جماعت احمدیہ قادیان اور انکے امام کا ہے تو گویا ہماری جماعت سابقہ عقیدہ پر قائم ہے مگر آپ اور آپ کے رفقا وہ عقیدہ چھوڑ چکے ہیں۔ لیکن اگر آپ کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ جو اس حلفیہ بیان میں ہے۔ تو آپ اسی حلفیہ بیان کو بعینہٖ شائع کرکے اس پر آپ اور آپ کے دس مخصوص رفقاء دستخط کر دیں۔ اور ہم سے مبلغ ایک صد روپیہ حاصل کر لیں۔ کیا آپ کو منظور ہے اگر منظور ہے تو ۱۵ پندرہ دن کے اندر اخبار پیغام صلح میں مطلوبہ اعلان شائع کر دیں۔

فقرہ ہفتم یہ ہے۔ "ایسے مدعی کا مکذب قرآن کے رو سے کذاب ہوتا ہے" آپ کے اس فقرہ کی تشریح فقرہ ششم میں گزر چکی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مدعی نبوت ہیں مگر آپ کوئی شریعت نہیں لائے۔ بلکہ آپ کا آقا اور مطاع نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ہیں۔ اور شریعت قرآن کریم گویا آپ کے نزدیک ایسے مدعی نبوت کا مکذب از روئے قرآن کریم کذاب ہوتا ہے۔ کیا آپ کا اب بھی یہی عقیدہ ہے۔

خاکسار قاضی محمد یوسف احمدی از پشاور

قابل تعریف دیانتداری

۲۶ اپریل صبح محلہ دارالرحمت سے مسجد اقصےٰ جاتے ہوئے راستہ میں میرا بٹوا کہیں گر گیا جس میں تیرہ روپے سات آنے نو پائی کی رقم تھی۔ یہ بٹوا مستری وزیر محمد صاحب پٹیالوی محلہ دارالفتوح کی سات آٹھ سالہ لڑکی کو مل گیا۔ جب مستری صاحب کو معلوم ہوا کہ یہ خاکسار کا بٹوا ہے۔ تو انہوں نے فوراً مجھے پہونچا دیا۔ خاکسار نے ان کا شکریہ ادا کرنے کے علاوہ بچی کو ۸/ بطور انعام دیا۔

خاکسار رشید احمد محلہ دارالرحمت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تین عظیم الشان پیشگوئیاں

حدیث قدسی میں آتا ہے۔ کہ انا عند ظن عبدی بی اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کے ساتھ اسی قسم کا سلوک کرتا ہے جس کے وہ مستحق ہوتے ہیں یعنی ان کے اعتقادات اور خیالات کے مطابق اللہ تعالےٰ کا ان سے معاملہ ہوتا ہے بعینہٖ یہی حال الٰہی پیشگوئیوں کا ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے مامور جب دنیا میں کوئی پیشگوئی کرتے ہیں۔ تو جس قوم سے اس پیشگوئی کا تعلق ہوتا ہے۔ اس کے اعتقادات اور خیالات کو اس میں ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ اس امر کی وضاحت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعات سے ہوتی ہے۔ ان کے زمانہ میں چونکہ سحر اور شعبدہ بازی کا بہت زور تھا۔ اس لئے انہیں جو نشانات اللہ تعالےٰ کی طرف سے عطا کئے گئے۔ وہ اس قسم کے تھے۔ جن میں اس زمانہ کے ساحروں اور شعبدہ بازوں کے خیالات کو باطل قرار دیا گیا۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عرب میں فصاحت اور بلاغت کا بہت چرچا تھا۔ اس لئے آپ کے نشانات اور پیشگوئیوں میں اس پہلو پر نمایاں زور تھا۔ مثلاً آپ کو قرآن مجید جیسی کامل کتاب دی گئی۔ جس میں فصاحت اور بلاغت کے تمام کمالات جمع کر دیئے گئے۔ اور اس میں یہ پیشگوئی بھی کی گئی۔ کہ عرب کے لوگ باوجود اپنے دعائے فصاحت اور بلاغت کے اس کلام کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ الغرض ایسی پیشگوئیوں میں یہ بات مد نظر رہتی ہے کہ وہ جن لوگوں کے متعلق ہوتی ہیں۔ ان کے خیالات اور اعتقادات کو ان میں مد نظر رکھا جاتا ہے۔

موجودہ زمانہ کے امور اور مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کا بھی یہی حال ہے کہ جس قوم کے متعلق کوئی پیشگوئی ہوتی ہے۔ وہ اس کے اعتقادات سے مطابقت رکھتی ہے۔ اس ضمن میں پہلی پیشگوئی جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ مسلمانوں کے متعلق ہے۔ اور یہ وہی پیشگوئی ہے جس پر غالباً سب سے زیادہ اعتراض کئے جاتے ہیں میری مراد اس سے محمدی بیگم کی پیشگوئی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ مخالفین اور معاندین کا طریق سوائے استہزاء اور مخالفت کے اور کچھ نہیں۔ اور وہ ہر حالت میں یہی کہتے چلے جاتے ہیں کہ لولا تاتینا بآیۃ ان کنت من الصادقین۔ کہ اگر تم سچے ہو۔ تو اپنی صداقت کا کوئی نشان دکھاؤ۔ ہم نے کوئی نشان پورا ہوتا دیکھا ہی نہیں۔ لیکن اگر اس پیشگوئی کی تفصیل سے پہلے اس اصل کو سمجھ لیا جائے۔ کہ یہ پیشگوئی اہل اسلام سے تعلق رکھتی ہے۔ اور مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ بندوں کی دعائیں سنتا ہے۔ اور ان کے گناہوں کو معاف فرماتا اور توبہ اور استغفار کرنے پر عذاب اور سزا کو دور کر دیتا ہے۔ تو اس اصل کو مد نظر رکھنے سے اس پیشگوئی کا سمجھنا بہت آسان ہو جاتا ہے کیونکہ اس پیشگوئی کی تفصیل یہی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بعض رشتہ داروں کی بے دینی اور کفر کی حالت کو دیکھ کر ان کے مطالبہ پر اللہ تعالےٰ سے اطلاع پا کر ان کے لئے یہ نشان مقرر فرمایا۔ کہ یہ لوگ اپنے خاندان کی ایک لڑکی محمدی بیگم کا نکاح آپ سے کر دیں۔ تاکہ کو انوار الصادقین کے مطابق ان کا تعلق آپ سے قائم ہو کر نیکی اور تقویٰ ان میں پیدا ہو۔ اللہ تعالےٰ نے اس پیشگوئی میں فرمایا کہ "یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا۔ ..... لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا۔ تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا۔ اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی۔ وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک۔ اور والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا۔"
(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۸۶)

پھر اس کے متعلق اللہ تعالےٰ کی طرف سے الہاماً یہ بتایا گیا۔ انی رایت عتیھم وطغیانھم فسوف اخزیھم بانواع الآفات وابیدھم من تحت السموات وستنظر ما افعل بھم وکنا علی کل شیء قادرین۔ انی اجعل نساءھم ارامل وابناءھم یتامیٰ وبیوتھم خربۃ لیذوقوا طعم ما قالوا وما کسبوا ولکن لا اھلکھم دفعۃً واحدۃً بل قلیلاً قلیلاً لعلھم یرجعون (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۹)
کہ میں نے ان کی نافرمانی اور سرکشی کو دیکھا ہے۔ اس لئے عنقریب ان پر مختلف قسم کی مصائب آئیں گی۔ اور انہیں آسمان کے نیچے ہلاک کر دوں گا۔ اور تو دیکھے گا کہ ان کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے۔ ہم ہر ایک بات پر قادر ہیں۔ میں ان کی عورتوں کو بیوائیں۔ ان کے بچوں کو یتیم۔ اور ان کے گھروں کو ویران کر دونگا اور جو بے دینی کی باتیں انہوں نے کہیں۔ اور جو گناہ کمائے ان کا بدلہ انہیں دیا جائیگا۔ لیکن یہ عذاب ان پر آہستہ آہستہ نازل ہوگا اور یکدفعہ انہیں ہلاک نہیں کر دونگا۔ بلکہ آہستہ آہستہ تا شاید یہ توبہ کریں۔ اور اپنے برے اعمال اور کردار سے رجوع کریں۔

اسی طرح ایک اور جگہ فرمایا:۔ "اگر وہ توبہ نہ کریں گے۔ تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا۔ یہانتک کہ وہ نابود ہو جائیں گے ان کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے۔ اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا لیکن اگر وہ رجوع کریں گے۔ تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا۔" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

ان الہامات سے ظاہر ہے۔ کہ اس پیشگوئی کا اصل مقصد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بے دین اور ملحد رشتہ داروں کو نشان دکھلانا اور انہیں دینی امور کی جانب متوجہ کرنا تھا۔ اور نکاح کی پیشگوئی اس میں بطور معیار کے تھی۔ اگر یہ نکاح ہوگیا۔ تو یہ آفات اور عذاب الٰہی رک جائیں گے۔ اور اگر نکاح نہ کیا گیا۔ تو پھر یہ آفات ان لوگوں پر نازل ہوں گی پس نکاح کے متعلق دونو پہلوؤں کا بیان کر دینا بتاتا ہے۔ کہ پیشگوئی میں نکاح کا ہونا اور نہ ہونا دونوں باتیں مذکور تھیں۔ اور ان کے نتائج بھی الگ الگ بیان تھے کہ نکاح ہونے کی صورت میں برکتوں کا نزول ہوگا۔ اور نکاح نہ ہونے کی صورت میں آفات الٰہی نازل ہوں گی۔

اس کے بعد واقعات اس طرح رونما ہوتے ہیں۔ کہ لڑکی کے والد مرزا احمد بیگ صاحب نے یہ رشتہ مرزا سلطان محمد صاحب کے ساتھ کر دیا۔ اور اس طرح اس نے الٰہی پیشگوئی کی عظمت کو فراموش کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ پیشگوئی کے عین مطابق اس نکاح کے پانچ ماہ بعد ۳۰ ستمبر ۱۸۹۲ء کو فوت ہو گیا۔ اس کی موت نے باقی خاندان کے افراد کو نہایت درجہ پر خوف زدہ اور سراسیمہ کر دیا اور مرزا سلطان محمد صاحب کا یہ حال تھا۔ کہ انہوں نے اپنی ایک تحریر میں اقرار کیا کہ "میں جناب مرزا جی صاحب مرحوم کو نیک بزرگ۔ اسلام کا خدمت گذار۔ شریف النفس خدا یاد پہلے بھی اور اب بھی خیال کر رہا ہوں"
(خط مرزا سلطان محمد صاحب از انبالہ چھاؤنی مورخہ ۳/۱۳ ۲۱)

اسی طرح ان کا ایک بیان الفضل جون ۱۹۲۱ء میں شائع ہو چکا ہے۔ جس میں انہوں نے تحریر کیا ہے کہ "میرے خسر جناب مرزا احمد بیگ صاحب واقعہ میں عین پیشگوئی کے مطابق فوت ہوئے۔ مگر خداتعالےٰ غفور الرحیم بھی ہے۔ اپنے دوسرے بندوں کی بھی سنتا اور رحم کرتا ہے ..... میں قسمیہ کہتا ہوں کہ جو ایمان اور اعتقاد مجھے حضرت مرزا صاحب پر ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ کی بیعت کر چکے ہیں اتنا نہیں ہوگا ..... باقی میرے دل کی حالت کا آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس پیشگوئی کے وقت آریوں نے لیکھرام کی وجہ سے اور عیسائیوں نے آتھم کی وجہ سے مجھے لاکھ لاکھ روپیہ دینا چاہا۔ تا میں کسی طرح مرزا صاحب پر نالش کر دوں۔ اگر وہ روپیہ میں لیتا تو امیر کبیر بن سکتا تھا۔ مگر وہی ایمان اور اعتقاد تھا۔ جس نے مجھے اس فعل سے روکا"

پس پیشگوئی میں واضح طور پر توبہ اور رجوع کی بیان شدہ شرط اور اسلامی عقیدہ کے مطابق مرزا سلطان محمد صاحب نے جب خدائے غفور الرحیم کی طرف رجوع کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔ تو ان سے عذاب ٹل گیا۔ کیونکہ اسلامی عقیدہ یہی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ انسانوں کے گناہ معاف فرماتا۔ اور انکی گریہ و زاری اور توبہ کرنے سے عذاب اور سزا کو دور کر دیتا ہے یہ پیشگوئی چونکہ اہل اسلام سے تعلق رکھنے والی تھی۔ اس لئے اسلامی نظریہ کے ماتحت ہی اسے دیکھا جائیگا۔ اور اس لحاظ سے پیشگوئی کا کوئی حصہ بھی ایسا نہیں جو پورا نہ ہوا ہو۔ مرزا احمد بیگ صاحب نے توبہ اور تضرع سے فائدہ نہ اٹھایا۔ اس لئے وہ بہت جلد پیشگوئی کے مطابق اس دنیا سے چل بسے اور انکی وفات کی وجہ سے دوسرے افراد نے عبرت پکڑی۔ اور وہ خدا کے حضور جھکے۔ اور توبہ اور تضرع کا شیوہ اختیار کیا۔ تو اس وقت پیشگوئی کے مطابق ان کا رجوع بارگاہ الٰہی میں قبول ہوا۔ اور خدا کی غفوریت نے عذاب کو دور کر دیا۔ الغرض اسلامی عقیدہ کے مطابق دونوں باتیں پیشگوئی کے عین مطابق واقع ہوئیں۔ مرزا احمد بیگ صاحب کا وفات پانا بھی پیشگوئی کے مطابق ہوا۔ اور اس کے بعد مرزا سلطان محمد صاحب کا اپنی توبہ اور تضرع کی وجہ سے عذاب سے بچ جانا بھی پیشگوئی کے مطابق ہوا۔ خاکسار ملک محمد عبد اللہ قادیان

سیرالیون (افریقہ) میں تبلیغ احمدیت!

ایک تبلیغی دورہ میں تیس آدمی احمدیت میں داخل ہوئے

تبلیغی دورہ

۱۰ نومبر سے پانچ طلباء کے ساتھ اس ملک کے ایک حصہ کا پیدل تبلیغی دورہ شروع کیا۔ ہمارے مخلص نوجوان افریقن مبلغ مسٹر سعید عمر جاہ بھی اڑہائی ماہ سے اپنی اہلیہ اور تین طلباء کے ساتھ ملک کے ایک دوسرے حصہ کا دورہ کر رہے ہیں۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ کم سے کم خرچ کے ساتھ احمدیت کی تبلیغ کو زیادہ سے زیادہ وسیع کیا جائے۔ مسٹر جاہ کے کام کی رپورٹ انکے دورہ کے اختتام پر پیش کی جائے گی کیونکہ ان کے خطوط ڈاکخانوں کی دوری کی وجہ سے باقاعدگی سے نہیں مل رہے بلکہ انہیں خرچ تک بھجوانا مشکل ہو رہا ہے۔ بعض اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ بفضلہ تعالےٰ ان کا دورہ نہایت کامیاب ثابت ہو رہا ہے۔

ایک پادری صاحب کی خاموشی

۱۹ فتح کو خاکسار باگبورکا سے ماٹوٹو کا پہنچا اور دو پبلک لیکچر دیئے یہ جگہ S.D.A مشن کا اہم مرکز ہے۔ اور ایک باقاعدہ پادری یہاں کا انچارج ہے۔ یہ شخص اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہایت درجہ دشمن ہے۔ اور اس علاقہ کے جملہ مسلمان اس سے تنگ آچکے ہیں۔ مگر اس وجہ سے کہ بیماری کی صورت میں انہیں مجبوراً علاج کے لئے اس کے ہاں جانا پڑتا ہے۔ سب لوگ اس سے مرعوب ہیں۔ میرے دونوں لیکچروں میں یہ پادری صاحب موجود تھے۔ اور غصہ کی وجہ سے کانپ رہے تھے۔ لیکن باوجودیکہ عیسائیت کے اعتقادات کی مکمل تردید کی گئی۔ اور اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت ثابت کی گئی۔ اور سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ لیکن کوئی سوال پیش نہ کیا اس وجہ سے غیر احمدی احمدیت کے بہت قریب آگئے فالحمد للہ رب العالمین۔ اور مجھے مسجد میں نماز پڑھانے کا موقعہ مل گیا۔ اور وعظ کرنے کا بھی۔

میں نے ماٹوٹو کا میں دو ہفتے قیام کیا۔ ہر روز صبح وشام لوکل مسجد میں وعظ کرتا رہا اور انفرادی طور پر لوگوں کے گھروں میں جاکر بھی تبلیغ کی۔ ۲۹ فتح کو یہاں عیدالاضحیٰ پڑھی گئی۔ اس موقعہ پر اردگرد کے دیہات میں سے بہت سے لوگ آئے ہوئے تھے۔ ان سب کو تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔

قبول احمدیت

بفضلہ تعالےٰ ماٹوٹو کا میں تیس اشخاص نے احمدیت قبول کی۔ جن کی درخواست ہائے بیعت حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور ارسال کرچکا ہوں۔ چونکہ امام مخالف ہے۔ اس لئے احمدیوں نے ایک علیحدہ جگہ نماز باجماعت شروع کردی ہے اور میں نے ان کیلئے احمدی امام مقرر کردیا ہے۔ ایک تعلیم یافتہ احمدی نے ہماری بہت سی انگریزی کتب خرید لی ہیں۔ اور وعدہ کیا ہے۔ کہ روزانہ بعد نماز فجر بعض کتب کا درس دیا کریگا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ مجھے اللہ تعالےٰ کے فضل سے ماٹوٹو کا میں احمدیت کی ترقی کی بہت امید ہے۔ بہت سے غیر احمدیوں نے بھی ہمارے امام کے پیچھے نماز شروع کردی ہے۔ ایک مخلص احمدی رئیس نے دو ہفتہ تک ہماری مہمان نوازی کے فرائض ادا کئے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

مورخہ ۳ صلح کو خاکسار ماٹوٹو کا سے مائیلے پہنچا۔ اور وہاں سے اگلے روز ماکالی گیا۔ ماکالی ماٹوٹو کا سے ۱۶ میل کے فاصلہ پر ہے۔ مائیلے میں دو لیکچر دیئے۔

ماکالی کا پیرامونٹ چیف الحاج الماس سوری بہت مشہور اسلامی لیڈر ہے۔ علماء کی بہت خدمت اور مدارات کرتا ہے۔ اپنی اور بچوں کی دینی تعلیم کے لئے ایک عرب اور ایک افریقن عالم ملازم رکھا ہوا ہے۔ اور انگریزی تعلیم کیلئے S.D.A مشن کے لئے سکول کھول رکھا ہے۔ یہاں کے دونوں عالم سخت مخالف ہیں۔ چیف نہایت عزت سے پیش آیا۔ تقریباً روزانہ مسجد میں جاتا ہوں۔ چیف کے ڈر کی وجہ سے عرب امام مجھے امامت کی اجازت دیتا ہے۔ میں تقریباً جملہ مسائل کی مسجد میں تشریح کرتا ہوں۔ اور چیف کو علیحدہ بھی تبلیغ کرتا ہوں۔ بعض لوگوں نے چیف کو احمدیت کے خلاف بہت ورغلا رکھا ہے۔ اس کے علاوہ اس کے ہاں چار سے زیادہ بیویاں ہیں۔ جو احمدیت کی تعلیم کے خلاف ہے۔ یہی دو وجہیں چیف کے احمدیت قبول نہ کرنے کی ہیں۔ واللہ اعلم مخالف علماء میرے وعظ کے وقت ہمیشہ چھیڑخانی کرتے رہتے ہیں۔ اور چیف انہیں ڈانٹتا ہے میرے کہنے پر اس نے اپنے بچوں کو گرجا میں جاکر عبادت کرنے سے روک دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ خود اپنے فضل وکرم سے اُسے احمدیت قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

نذیر احمد عفی عنہ مبلغ انچارج سیرالیون

قابل توجہ حکام ضلع فیروزپور

بندہ موضع داؤدھر تحصیل موگا ضلع فیروزپور کا رہنے والا ہے۔ ۱۹۳۵ء میں مولوی محمد علی صاحب کی بیعت کی۔ والد صاحب مرحوم اور چھوٹے بھائی نے بیعت کرلی۔ ۱۹۳۸ء میں بندہ ہانگ کانگ کے توپ خانہ میں بھرتی ہوگیا۔ وہاں چوہدری محمد اسحاق صاحب سیالکوٹی مبلغ تحریک جدید جماعت احمدیہ اور جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی سے تعارف ہوا۔ اور انکے ذریعہ سے احمدیت پر تبادلہ خیالات ہوتا رہتا۔ آخر اللہ تعالےٰ نے مجھ ناچیز کو ۱۸ فروری ۱۹۴۰ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بیعت کا شرف بخشا۔ ہانگ کانگ کے توپ خانہ میں جب مخالفت شروع ہوئی۔ تو ڈاکٹر صاحب کا اور میرا مکمل بائیکاٹ کیا گیا۔ رہنے کے لئے الگ کمرہ اور کھانا الگ پکوانے کا حکم دیا گیا۔ آخر میری درخواست پر مجھے ریکروٹنگ ڈیوٹی پر انبالہ بھیجدیا گیا۔ اور ڈاکٹر صاحب بھی واپس ہندوستان بھیجدیئے گئے۔ ۱۹۴۱ء میں ہانگ کانگ سے ڈسچارج ہوکر انڈین انجنیرز لاہور میں سیکنڈ گریڈ بھرتی ہوگیا۔ اور باوجود مخالفت کے خدا نے ترقی عطا فرمائی اور بندہ یکم اگست ۱۹۴۱ء سے ہیڈ کلرک ہوگیا۔

آجکل میں کراچی میں ہوں۔ اور مجھے گھر سے لوگوں کی مخالفت اور اُن کے پانی بند کرنے کے خطوط آرہے ہیں۔ میں نے چھٹی کی کوشش کی۔ لیکن افسوس مجھے چھٹی نہیں مل سکتی کیونکہ کمپنی بہت جلد سمندر پار جانے والی ہے۔ میرا چھوٹا بھائی بھی فوج میں ملازم ہے۔ گاؤں میں منشی کرم بخش۔ شیر محمد۔ ملا نبیا۔ عید وشیخ اور دوسرے لوگ تکلیف دے رہے ہیں حکام کا فرض ہے۔ کہ ہمارے خاندان کی ہر طرح سے حفاظت کریں۔

خاکسار غلام نبی احمدی ہیڈ کلرک ۵ اے۔ ڈبلیو کمپنی

ریل گاڑیوں کے اوقات میں تبدیلی

یکم مئی ۱۹۴۲ء سے قادیان بٹالہ امرتسر اور لاہور کے درمیان ٹرینوں کے اوقات حسب ذیل ہوگئے ہیں۔ فالتو ٹرینوں کا ذکر چھوڑ کر صرف کنکشن والے اوقات درج ہیں۔

		منٹ ـ بجکر	منٹ ـ بجکر	منٹ ـ بجکر	منٹ ـ بجکر
قادیان سے روانگی		۶ — ۵	۱۰ — ۴۰	۱۵ — ۱۰	۱۸ — ۳۵
بٹالہ	آمد	۶ — ۳۵	۱۱ — ۱۳	۱۵ — ۴۵	۱۹ — ۰
	روانگی	۶ — ۵۳	۱۱ — ۵۱	۱۶ — ۰	۱۹ — ۱۸
امرتسر	آمد	۷ — ۵۵	۱۳ — ۶	۱۷ — ۵	۲۰ — ۱۵
	روانگی	۸ — ۳۰	۱۴ — ۴۵	۱۷ — ۵۵	۲۰ — ۳۰
لاہور	آمد	۹ — ۳۵	۱۶ — ۲۰	۱۹ — ۱۰	۲۱ — ۴۰

		منٹ ـ بجکر	منٹ ـ بجکر	منٹ ـ بجکر	منٹ ـ بجکر	منٹ ـ بجکر
لاہور	روانگی	۶ — ۰	۷ — ۳۵	۸ — ۳۰	۱۰ — ۲۰	۱۷ — ۲۵
امرتسر	آمد	۷ — ۴۵	۸ — ۳۸	۹ — ۵۵	۱۱ — ۵۸	۱۸ — ۴۲
	روانگی	۸ — ۵	۱۰ — ۸		۱۳ — ۳۵	۱۹ — ۷
بٹالہ	آمد	۹ — ۵	۱۱ — ۲۳		۱۴ — ۳۳	۲۰ — ۲۱
	روانگی	۹ — ۲۰	۱۱ — ۵۰		۱۶ — ۴۵	۲۰ — ۴۰
قادیان آمد		۹ — ۵۰	۱۲ — ۳۰		۱۷ — ۲۰	۲۱ — ۵

وی پی آرہے ہیں

ہم نے حسب اعلانات سابقہ وی۔ پی ارسال کر دئے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ انہیں وصول فرما کر ممنون فرمادیں۔ اب وی۔ پی رد کرنے کے متعلق کسی اطلاع کی تعمیل نہیں ہو سکیگی۔ احباب سے مکرر التجا ہے۔ کہ وی۔ پی وصول فرما کر اس صبر آزما مشکلات کے دور میں ہمارے ساتھ تعاون فرمادیں۔ جن احباب نے وی۔ پی رکوا کر بذریعہ منی آرڈر رقم بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ وہ بھی براہ مہربانی بہت جلد رقم ارسال فرمادیں۔ (منیجر)

حب اٹھرا
اسقاط کا مجرّب علاج

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کیلئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔

حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ عہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپیہ۔

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

دواخانہ خدمت خلق قادیان ضلع گورداسپور کو یاد رکھیئے

اس دواخانہ سے علاوہ اکسیروں اور تریاقوں کے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے نسخہ جات اور دیگر پرانے اطبار کے مشہور نسخہ جات تیار شدہ مل سکتے ہیں اور تیار کرائے جا سکتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ شفا کن ملیریا کا بہترین علاج ہے

اب کونین استعمال کرنے تکلیف اٹھانے کی ضرورت نہیں قیمہ ... یکصد قرص اٹھرو ... عہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

وہی (فتح) برائے وکٹری

اگر لوگ غیر ضروری سفر کریں گے تو بمبئی کا کپڑا بمبئی میں ہی رہیگا

آپ سفر نہایت اشد ضرورت کے پیش نظر کریں

رشتے درکار ہیں

سیّد خاندان کے دو شریف نوجوان لڑکوں کے لئے جو سرکاری ملازم ہیں رشتے درکار ہیں۔ رشتے سیّد خاندان سے ہوں اور خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے

سید احمد شاہ احمدی سکنہ موضع ماڑی کنجو ضلع کیمل پور

امرتسر سے ایک ڈیزل کار ۲۲-۱۵ بجکر منٹ پر روانہ ہوا کرے گی۔ جو لاہور سے ۱۳ بجکر ۳۰ منٹ پر چلنے والی ٹرین کی سواریاں لے کر گورداسپور جائے گی۔ وہ بٹالہ ۱۶ بجکر ۲۲ منٹ پر پہنچا کرے گی۔ اس پر آنے والے بٹالہ سے ۱۶ بجکر ۴۵ منٹ والی ٹرین پر قادیان ۱۷ بجکر ۲۰ منٹ پہنچ جایا کریں گے۔

نوٹ:۔ جہاں وقتوں کے درمیان (—) لکیر ہے۔ وہاں ٹرین تبدیل کرنی ہوگی۔ والسلام

نیاز احمد نصر اللہ

الفضل کا خطبہ نمبر ڈیڑھ روپے میں

"الفضل" کے خطبہ نمبر کے ایکسو پرچے ڈیڑھ روپیہ کے حساب سے جاری کرنے کے متعلق اعلان کیا جاچکا ہے۔ اب بہت تھوڑی گنجائش باقی رہ گئی ہے۔ لہٰذا مستحق اصحاب جلد توجہ فرمادیں۔ احمدی احباب اپنے غیر احمدی اعزہ کے نام بھی اس قیمت پر خطبہ نمبر جاری کرا سکتے ہیں۔

منیجر "الفضل"

اخلاقی فرض

ہم کئی بار اعلانات کے بعد اور بار بار گذارش کر کے کہ اگر وی۔ پی رکوانا ہو۔ تو اطلاع دیدی جائے۔ وی۔ پی بھیجتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بعض دوست وی۔ پی وصول نہیں کرتے ہم ایسے اصحاب کے متعلق سوائے اس کے اور کیا عرض کریں۔ کہ وہ ایک اخلاقی فرض کی ادائیگی سے کوتاہی کرتے ہیں۔ ہم ایسے دوستوں سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ تعاون فرمادیں اور اس نہایت ہی پُر آشوب دور میں "الفضل" کو نقصان سے بچائیں۔

(منیجر)

قابل فروخت اراضی سکنی!

اندرون محلہ دارالفضل قادیان نزد مکان سردار خداداد خان صاحب بلوچ مرحوم تقریباً ایک کنال اراضی قابل فروخت موجود ہے جس کے دو طرف پندرہ فٹ اور سات فٹ کے رستے ہیں۔ زمین باموقعہ ہے۔ قادیان میں باموقعہ اراضی پر مکان تعمیر کرنے کے خواہشمند احباب کیلئے نہایت عمدہ موقعہ ہے۔ جو دوست اس اراضی کو خریدنا چاہیں وہ دفتر جائیداد سے خط و کتابت کریں۔ اور چاہیں تو موقعہ پر اراضی بھی دیکھ لیں اور قیمت کا فیصلہ کر لیں۔

ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن۔ ۳۰راپریل۔ یہاں کے فوجی حلقوں کا بیان ہے کہ برما میں صورت حالات نازک ہوگئی ہے۔ جاپانی اب لاشو کے گرد نواح میں پہنچ چکے ہیں۔ بلکہ جرمنوں نے تو اس پر جاپانی قبضہ کا بھی اعلان کر دیا ہے۔ اگرچہ اس کی تصدیق نہیں ہوسکی۔ جاپانیوں کی پیشقدمی کو روکنے کیلئے چینی فوجیں ٹاؤن جی کے مشرق اور جنوب کی طرف بڑھ رہی ہیں ٭

لنڈن۔ ۳۰راپریل۔ وزارت فضائیہ نے اعلان کیا ہے کہ برطانی طیاروں نے ۲۴ سے ۲۹ اپریل تک جرمنی کے کارخانوں۔ شہروں اور بندرگاہوں پر تیرہ ہزار ٹن وزنی بم پھینکے۔ لیکن جرمن طیاروں نے برطانیہ پر صرف اڑھائی سو ٹن بم پھینکے ٭

لنڈن۔ ۳۰راپریل۔ ڈیلی ہیرلڈ کے نامہ نگار کی اطلاع ہے۔ کہ اٹلی میں حالات روز بروز نازک ہوتے جا رہے ہیں۔ اور مسولینی ان دنوں سخت پریشان ہے۔ ایک اطلاع ہے۔ کہ شاہ روم نے مسولینی کو برطرف کر دیا ہے۔ اور مارشل بڈوگلیو کو نئی کیبنٹ بنانے کا حکم دیا ہے۔ جس نے اتحادیوں سے صلح کا سلسلہ شروع کیا ہے ٭

ٹوکیو۔ ۳۰راپریل۔ جاپانی اخبار لکھ رہے ہیں۔ کہ مسولینی اور ہٹلر میں عنقریب ایک ملاقات ہونے والی ہے۔ جاپانی سفیر مامورہ برلین بھی اس میں شریک ہوگا ٭

لنڈن۔ ۳۰راپریل۔ جرمنوں نے ڈنکرک میں برطانیہ پر چڑھائی کا مرکز قائم کر رکھا تھا۔ اس لئے رائل ایئر فورس نے اس پر ایک زبردست حملہ کیا۔ اور موسلا دھار بم برسائے۔ جرمن طیاروں کو مقابلہ کی جرأت نہ ہوئی۔ اس قدر زوردار دھماکے ہوئے۔ کہ انگلستان کا ساحل بھی گونج اٹھا۔ آگ کے شعلے سو سو میل سے نظر آرہے تھے۔ ملک معظم خود ہوائی اڈہ میں بیٹھکر اس حملہ کی تفاصیل وائرلیس پر سنتے رہے ٭

بغداد۔ ۳۰راپریل۔ ترکی۔ روس۔ اور برطانیہ کے سفراء نے ایک مقامی ہوٹل میں اکٹھے کھانا کھایا۔ جسے ان ملکوں کی باہمی دوستی پر محمول کیا جاتا ہے۔ برطانیہ نے حال میں ترکی کو طیارے اور ایک تباہ کن بحری جہاز دیا ہے ٭

چنکنگ۔ ۳۰راپریل۔ ایک چینی مبصر نے پریس کانفرنس میں اعلان کیا۔ کہ اس وقت برما میں جاپانی فوج کے پانچ ڈویژن لڑ رہے ہیں۔ بکتر بند اور مشینی فوج ان کے علاوہ ہے۔ جاپانی پورا زور لگا رہے ہیں۔ کہ موسم برسات شروع ہونے سے پہلے برما پر قبضہ کرلیں ٭

الہ آباد۔ ۳۰راپریل۔ مدراس اسمبلی کی کانگرس پارٹی کی پاس شدہ قرارداد کے سلسلہ میں مسٹر راجگوپال اچاریہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کی ممبری سے مستعفی ہوگئے ہیں۔ اور صدر کانگرس نے منظور کرلیا ہے۔ اچاریہ جی گذشتہ ۲۵ سال سے ممبر چلے آرہے تھے آپ اپنا ریزولیوشن خود آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے سامنے پیش کریں گے ٭

دہلی۔ ۳۰راپریل۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ فوجی ضروریات کے لئے گاڑیوں کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اس لئے یکم مئی سے مسافر گاڑیوں میں مزید کمی کر دی جائے گی تا فوجوں اور سامان جنگ کو ایک سے دوسری جگہ باسانی منتقل کیا جاسکے ٭

دہلی۔ ۳۰راپریل۔ حکومت ہند نے حکم دیا ہے۔ کہ یکم مئی سے برطانی ہند کے کسی صوبہ سے دوسرے صوبہ یا کسی ریاست میں گندم درآمد یا برآمد کرنے کی اجازت نہیں۔ اجازت حاصل کرنے کے لئے ویٹ کمشنر کے پاس درخواست دینی ہوگی ٭

قاہرہ۔ یکم مئی۔ مصری گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ پرسوں شب سکندریہ پر جو بمباری ہوئی۔ اس میں ۱۰۲ اشخاص ہلاک ہوئے۔ زخمیوں کی تعداد ۱۱۱ ہے۔

چنکنگ۔ یکم مئی۔ ایک چینی اعلان میں کہا گیا ہے کہ جنوبی ہونان میں چینی فوجوں نے جاپانیوں پر زبردست کامیابی حاصل کی ہے۔ اس علاقہ میں گذشتہ دو سال سے برابر جاپانی دباؤ ڈالتے آرہے تھے۔ مگر اب اسے روک دیا گیا ہے ٭

کینبرا۔ یکم مئی۔ پارلیمنٹ میں ایک تجویز پیش کی گئی ہے کہ ہوم گارڈز کو بھی سمندر پار بھیجے جانے کا اختیار حکومت کو دیا جائے ٭

لنڈن۔ ۳۰راپریل۔ ہوم سکرٹری نے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ یکم اپریل ۱۹۴۱ء سے ۳۱ مارچ ۱۹۴۲ء تک برطانیہ پر دن کے وقت جو ہوائی حملے ہوئے۔ ان میں صرف ۲۰۸ شہری ہلاک ہوئے۔ سر سٹیفورڈ کرپس نے اعلان کیا۔ کہ ہوائی جہازوں کی پیداوار کے سوال پر بحث کرنے کے لئے پارلیمنٹ کا ایک خفیہ اجلاس عنقریب منعقد ہوگا۔ آئندہ اجلاس میں کانگرسی ریزولیوشنوں کی اشاعت پر پابندی کے متعلق بھی سوالات دریافت کئے جائیں گے ٭

لنڈن۔ ۳۰راپریل۔ وزیر برما کے مشیر نے ایک بیان میں کہا۔ کہ ہم اس بات کو خوب جانتے ہیں۔ کہ برما میں تاراودی اور پروم کے علاقوں میں برمی جاپانیوں سے تعاون کر رہے ہیں۔ اور ہر طرح کی شرارت کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ہمیں یہ کامل یقین ہے۔ کہ برما میں لوگوں کی اکثریت ہمارے ساتھ ہے۔ برما روڈ کے لئے متوقع خطرات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ چین کو اب اسی امداد پر بھروسہ کرنا ہوگا۔ جو ہوائی جہازوں سے اسے مہیا کی جاسکے گی ٭

ماسکو۔ ۳۰راپریل۔ سرکاری حلقوں کی اطلاع ہے۔ کہ اٹلی میں جرمن اور اطالوی سپاہیوں میں لڑائیاں روز بروز بڑھ رہی ہیں۔ چنانچہ ۲۱ اپریل کو جنوا میں ایک خوفناک تصادم ہوا۔ جس میں پانچ جرمن ہلاک اور ۲۱ سخت زخمی ہوئے ٭

پشاور۔ ۳۰راپریل۔ افغانستان کی اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ وہاں جاپانی جاسوسوں کی سرگرمیاں کچھ دنوں سے بہت تیز ہوگئی ہیں۔ یہ لوگ روس کی جنگی سرگرمیوں اور مڈل ایسٹ میں اتحادیوں کی تیاریوں کے متعلق اطلاعات فراہم کرکے برلین کے ساتھ سازش کرکے ٹوکیو کو خبریں بھیجتے ہیں ٭

واشنگٹن۔ ۳۰راپریل۔ ایک ذمہ وار بحری افسر کا بیان ہے۔ کہ اس جنگ میں امریکن بیڑے کے قریباً ۲۴۰۰ آدمی ہلاک ہوئے۔ اور ۲۳۰۰ لاپتہ ہیں۔ ایک ہزار زخمی ہوئے ہیں ٭

دہلی۔ ۳۰راپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ روس سے چالیس ہزار پول ایران پہنچے ہیں۔ اور ان کے لئے کرمان شاہ میں کیمپ کھول دیا گیا ہے ٭

واشنگٹن۔ ۳۰راپریل۔ مسٹر روزویلٹ نے کانگرس اور اہل ملک کے نام ایک اپیل کی ہے۔ کہ ہر قسم کے اخراجات کم کئے جائیں۔ اور معیار زندگی کو گھٹا دیا جائے۔ آپ نے کہا۔ اس وقت امریکہ لڑائی میں دس کروڑ ڈالر (۳۵ کروڑ روپیہ) روزانہ خرچ کر رہا ہے۔ اور اس سال کے اختتام سے قبل یہ خرچ دوگنا ہو جائے گا ٭

کلکتہ۔ ۳۰راپریل۔ بنگال اسمبلی کے اچھوت ممبر مسٹر نیم چند کو کارپوریشن کا میئر مقرر کیا گیا ہے ٭

واشنگٹن۔ ۳۰راپریل۔ یہاں جو اطلاعات پہنچ رہی ہیں۔ ان کی بناء پر کہا جاسکتا ہے۔ کہ روس پر جرمنی کا بڑا حملہ پندرہ مئی کو شروع ہوگا۔ اب بھی روسی محاذ بالخصوص مرکزی محاذ پر جنگ بڑے زور سے شروع ہوچکی ہے ٭

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔